وغیرہ جیسے امور کو اپنا موضوع بنایا۔شاعر اس حوالے سے کہتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام زمین پر بسنے والے انسانوں تک پہنچا دیا۔اب انسانوں کا فرض ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پیغام پر عمل کر کے اپنا دین اور دنیا سنواریں۔

5: اس حمد کے قوافی اور ردیف کی نشان دہی کیجیے۔

جواب: قافیہ ردیف کی پہچان/نشان دہی۔

ردیف کی غیر موجودگی میں ہر شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ کو "قافیہ" کہا جاتا ہے۔

مولانا ظفر علی خاں کی "حمد" میں قافیہ اور ردیف یہ ہیں۔

قافیہ: جام عام نام کام تھام کلام تمام

ردیف: اُس کا

☆ کالم (الف) کا ربط کالم (ب) سے قائم کر کے درست جواب کالم (ج) میں لکھیے۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
حمد	داستان اُس کی سناتا ہے	مولانا ظفر علی خاں
دوئی کے نقش سب جھوٹے	یکتائی پہ ذات اُس کی	ہے سچا ایک نام اُس کا
ہر اک ذرہ فضا کا	خطا پوشی ہے کام اُس کا	داستان اُس کی سناتا ہے
خطا کوشی روش میری	مولانا ظفر علی خاں	خطا پوشی ہے کام اُس کا
گواہی دے رہی ہے اُس کی	ہے سچا ایک نام اُس کا	یکتائی پہ ذات اُس کی

☆☆☆

حفیظ تائب ـــــ (1931ء-2004ء)

شاعر کا تعارف: حفیظ تائب ضلع گوجرانوالہ کے ایک گاؤں احمد نگر میں پیدا ہوئے۔ان کے والد حاجی چراغ دین مدرس تھے۔دین سے محبت اور عشقِ رسولؐ کا جذبہ حفیظ تائب کو وراثت میں ملا۔تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے واپڈا میں ملازمت اختیار کر لی لیکن ملازمت کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیمی قابلیت بڑھانے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔بعد میں وہ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ پنجابی میں تدریسی فرائض سرانجام دینے لگے۔1991ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد بھی انہوں نے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔حفیظ تائب کی پہچان اور حوالہ ان کی عشقِ رسولؐ میں ڈوبی ہوئی نعتیں ہیں۔قیامِ پاکستان کے بعد جن شعرا نے نعت گوئی کو ایک تحریک کی شکل دی ان میں حفیظ تائب کا نام اہم ترین ہے۔حفیظ کی نعتوں میں اعلیٰ شاعری کی تمام خصوصیات موجود ہیں۔سیرتِ طیبہ اور اسلامی علوم کے مطالعے نے ان کی نعت کا فکری پہلو بہت مضبوط بنا دیا ہے۔حفیظ تائب نے نعت روایت یا رواج کی پاسداری کے طور پر نہیں کہی بلکہ ان کی وارداتِ قلبی کے اظہار کے لیے یہی صنف مناسب ترین ہے۔حفیظ تائب کی نعت میں تغزل بھی ہے اور تقدس بھی۔ان کے مضامین میں تنوع ہے۔وہ رسولؐ کے حسن و جمال، سیرت

عادات و اخلاق' تاریخ اسلام کے واقعات' صحابہ کی جانثاری' مسلمانوں کے سیاسی زوال اور من حیث القوم ان کی پسماندگی کو موضوع سخن بناتے ہیں۔ ان کی نعتوں کو عوام اور خواص میں یکساں مقبولیت حاصل ہے۔

2۔ حفیظ تائب ـــ نعت

مرکزی خیال

رسول اکرم صورت' سیرت' کردار اور خاندان' ہر اعتبار سے بہترین انسان ہیں۔ وہ مخلوق کے چارہ گر' صاحب معجزہ شق القمر اور شفیع روز محشر ہیں۔ ان کی دعا ملت اسلامیہ کو پھر اوج کمال عطا کر سکتی ہے اور ان کی نظر کرم ہر عاشق کو در پہ بلا سکتی ہے۔

شعر 1: خوش خصال و خوش خیال و خوش خبر' خیر البشرﷺ

خوش نژاد و خوش نہاد و خوش نظر' خیر البشرﷺ

مشکل الفاظ کے معانی: ○ **خوش خصال**: اچھی عادات والا ○ **خوش خبر**: اچھی خبر دینے والا ○ **خیر البشر**: بہترین بشر ○ **خوش نژاد**: اچھے خاندان والا ○ **خوش نہاد**: اچھی بنیاد والا

نثر: رسول ﷺ اکرم بہترین انسان ہیں' اچھی عادات اور اچھے افکار والے ہیں' اچھی خبر دینے والے' اچھے خاندان والے' اچھی بنیاد والے اور اچھی نظر رکھنے والے ہیں۔

تشریح: حفیظ تائب کا شمار ان شعرا میں ہوتا ہے جنہوں نے قیام پاکستان کے بعد نعت گوئی کو ایک تحریک کی شکل دی۔ ان کی نعتوں کو ادبی اور عوامی حلقوں میں بیک وقت مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی۔ شامل نصاب نعت شاعرانہ محاسن' فصاحت و بلاغت اور بارگاہ رسالت کے ادب و احترام کا عمدہ نمونہ ہے۔ نعت کے مطلع میں تائب نے رسول ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے آپ ﷺ کی چند خصوصیات کو موضوع سخن بنایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پیارے پیغمبر علیہ السلام اچھی عادات اور اچھے افکار والے ہیں۔ آپ کے اخلاق کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وانّکَ لَعلٰی خُلُقٍ عَظِیم"

آپ بنی نوع آدم کو جہنم سے نجات کی خوشخبری دینے والے ہیں۔ دعوت اسلام دراصل جنت میں داخل ہونے کی دعوت ہے جو آپ ﷺ نے پہنچائی۔ آپ ﷺ خوش نژاد یعنی اچھے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ خوش نہاد یعنی اچھی بنیاد والے ہیں۔ حدیث کے مطابق رسول ﷺ اکرم کا خاندان دنیا بھر کے خاندانوں میں افضل ترین ہے۔ آپ ﷺ خیر البشر یعنی بہترین انسان ہیں۔ آپ ﷺ سے بہتر انسان پیدا ہوا نہ ہوگا۔ تائب نے رسول ﷺ اکرم کی چند خوبیاں والہانہ لہجے میں بیان کی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی خوبیاں بے شمار ہیں۔ کوئی انسان عمر بھر انہیں شمار کرتا رہے تو شمار نہیں کر سکتا۔ لکھتا رہے تو لکھ نہیں سکتا۔

بشر لکھنا بھی چاہے ' لکھ نہ پائے
ہیں اتنی خوبیاں خیرالبشرﷺ میں

شعر2: دل نواز و دل پذیر و دلنشین و دل کشا
چارہ ساز و چارہ کار و چارہ گر خیرالبشرﷺ

مشکل الفاظ کے معانی: ○ **دل نواز:** دل کو تسلی دینے والا ○ **دلنشین:** دل میں بیٹھ جانے والا ○ **دل کشا:** روشن ○ **چارہ ساز:** کام بنانے والا ○ **چارہ کار:** مدد کرنے والا ○ **چارہ گر:** معالج

نثر: بہترین انسان یعنی رسول ﷺ اکرم دلوں کو تسلی دینے والے ' حسین و جمیل ' دل میں جگہ بنانے والے ' لوگوں کے بگڑے کام بنانے والے ' ان کی مدد اور علاج کرنے والے ہیں۔

تشریح: نعت کے دوسرے شعر میں بھی حفیظ تائب نے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی اوصاف شماری جاری رکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے آقا دکھی دلوں کو تسلی دینے والے ہیں۔ ان کا حسن و جمال ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا اور علاج ہے۔ وہ جمال جہاں تاب دلوں میں گھر کر جاتا ہے۔ آپ ﷺ خالق کائنات کی حسین ترین تخلیق ہیں۔ احادیث میں صحابہ کرامؓ کی زبان سے بیان ہوا ہے کہ چودھویں شب میں رسول ﷺ اکرم کا چہرہ مبارک مہ کامل سے زیادہ روشن دکھائی دیتا تھا۔ حسن صورت کے علاوہ حسن سیرت میں بھی آپ ﷺ بے مثل ہیں آپ ﷺ لوگوں کے بگڑے ہوئے کام اللہ تعالیٰ کے اذن سے بنا دیتے ہیں۔ مشکل میں گھرے ہوئے امتیوں کی مدد فرماتے ہیں۔ بیماروں کا علاج کرتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ روحانی امراض کا علاج کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے جسمانی امراض میں مبتلا لوگوں کو بھی دعا اور دوا دی ہے۔ اس حوالے سے جنگ خیبر کا واقعہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے جب حضرت علیؓ آشوب چشم میں مبتلا تھے اور آپ ﷺ کا لعاب دہن لگانے سے ان کی آنکھیں اچھی ہو گئی تھیں۔ اسی طرح امام شرف الدین بوصیری نے شدید علالت کے عالم میں اپنا مشہور قصیدہ کہا تو خواب میں رسول ﷺ اکرم کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے بوصیری کو اپنی چادر عطا فرمائی۔ بوصیری بیدار ہوئے تو صحت یاب ہو چکے تھے۔ ایسے کئی واقعات ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے رسول ﷺ اکرم چارہ سازی اور چارہ گری بھی فرماتے ہیں۔

شعر3: سربسر مہر و مروّت ' سربسر صدق و صفا
سربسر لطف و عنایت ' سربسر خیرالبشرﷺ

مشکل الفاظ کے معانی: ○ **سربسر:** سراپا' اس سرے سے اُس سرے تک' تمام ○ **صدق و صفا:** سچائی اور پاکیزگی ○ **مہر:** محبت

نثر: رسول ﷺ پاک سراپا محبت ' سچائی ' پاکیزگی ' عنایت اور مروت ہیں۔ آپ ﷺ بہترین انسان ہیں۔

تشریح: حفیظ تائب کے ہر لفظ سے عشق رسول ﷺ کی خوشبو آتی ہے۔ شامل نصاب نعت میں ایک سچا عاشق

اپنے محبوب کی تعریف کر رہا ہے۔ جذبے کی صداقت نے ہر شعر کو تاثیر کی دولت عطا کر دی ہے۔ تیسرے شعر میں تابشؔ کہتے ہیں کہ ہمارے پیارے پیغمبر علیہ السلام سراپا محبت و مروت ہیں۔ آپ ﷺ رحمت اللعالمین ہیں۔ دوستوں کے ساتھ ہر کوئی محبت کرتا ہے لیکن ہمارے نبیؐ دشمنوں سے بھی پیار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ سراپا رحمت ہیں۔ رحمت کی ایک جھلک یہ ہے کہ آپ ﷺ طائف کی گلیوں میں پتھر برسانے والوں کو بھی دعائیں دیتے ہیں۔ احمد ندیم قاسمی نے کیا خوب کہا ہے:

ؔ اس کی رحمت کی بھلا آخری حد کیا ہوگی
دوست کی طرح جو دشمن کو دُعا دیتا ہے

فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ ان جانی دشمنوں کو بھی معاف کر دیتے ہیں جن کی دشمنی کے باعث آپ ﷺ نے مکہ سے ہجرت کی تھی۔ آپ ﷺ سراپا صدق و صفا ہیں۔ آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان نہ لانے والے بھی یہ مانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ کفار بھی امانتیں آپ ﷺ ہی کے پاس رکھواتے ہیں۔ مدینے کے یہودی بھی باہمی تنازعات میں فیصلہ آپ ہی سے کرواتے ہیں کیونکہ

ؔ اس کا دشمن بھی مانتا ہے کہ وہ
صادق و صاحب امانت ہے

آپ ﷺ سراپا لطف و عنایت ہیں۔ کرم ہی کرم ہیں۔ عطا ہی عطا ہیں۔ ہر اعتبار سے بہترین اور بے مثل انسان ہیں۔ حسن صورت میں آپ ﷺ کی کوئی نظیر ہے نہ حسن سیرت میں کوئی مثال ہے۔

شعر 4: **صاحب خُلق عظیم و صاحب لطف عمیم**
صاحب حق، صاحب شق القمر، خیرالبشر ﷺ

مشکل الفاظ کے معانی: ○ **صاحب خُلقِ عظیم:** عظیم اخلاق والا ○ **لطف عمیم:** عام مہربانی ○ **شق القمر:** حضور ﷺ اکرم کا معجزہ جس میں آپ ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے

نثر: آپ عظیم سیرت کے حامل اور سب پر مہربانی کرنے والے، حق والے اور چاند کو دو ٹکڑے کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ بہترین انسان ہیں۔

تشریح: ہمارے پیغمبر ﷺ صاحب خلق عظیم ہیں۔ آپ ﷺ کے اخلاق کے متعلق قرآن میں ارشاد ہوا:

"وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ"

اور بیشک آپ ﷺ کا خُلق عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اخلاق اور آپ ﷺ کی سیرت کو پوری اولادِ آدم کے لیے نمونۂ عمل قرار دیا ہے ارشاد ربانی ہے: "لَقَدْ کَانَ لَکُمْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ"

بے شک تمہارے لیے رسول ﷺ اللہ (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے۔

رسول ﷺ پاک کی سیرت خیر کا معیار ہے۔ کوئی انسان آپ ﷺ کی سنت پر جس قدر عمل کرے گا اس کی سیرت میں اتنا ہی نکھار آئے گا۔ اپنی اصلاح کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنی سیرت کو محبوب خدا کی سیرت کے مطابق ڈھالتا چلا جائے۔

ؔ عظمت انسان کا بس اک یہی معیار ہے
عادتوں میں عکس آئے آپ ﷺ کی عادات کا

حفیظ تائب کہتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ صاحب لطف عمیم ہیں۔ ان کی رحمت عام ہے۔ سب کے لیے ہے۔ قرآن میں آپ ﷺ کو رحمت اللعالمین کہا گیا۔ عالمین کے لفظ سے واضح ہوگیا کہ رسول ﷺ اللہ صرف مسلمانوں ہی کیلئے نہیں بلکہ سب جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ خدا رب العالمین ہے تو محبوب خدا رحمت اللعالمین ہیں۔ خدا کی ساری خدائی مصطفیٰ ﷺ کی رحمت سے مستفیض ہو رہی ہے۔ آپ ﷺ صاحب حق ہیں۔ سراپا نور ہدایت ہیں۔ آپ ﷺ صاحب شق القمر ہیں۔ کفار مکہ نے نبوت کی دلیل کے طور پر مطالبہ کیا کہ آپ ﷺ چاند کے ٹکڑے کرکے دکھائیں تو آپ ﷺ کی انگلی کے اشارے سے چاند ٹکڑوں میں بٹ گیا۔ بقول شاعر

ؔ کفار نے دلیل طلب کی زمین پر
اور چاند آسمان پہ ٹکڑوں میں بٹ گیا

حفیظ تائب نے قرآن وحدیث اور سیرت طیبہ کے واقعات سے مضامین اخذ کیے ہیں۔ نعت کا یہ شعر شاعر کی علوم دینیہ سے آگاہی کا آئینہ دار ہے۔

شعر 5: کارزار دہر میں وجہ ظفر' وجہ سکوں
عرصۂ محشر میں وجہ درگزر خیر البشر ﷺ

مشکل الفاظ کے معانی: ○ **کارزار دہر:** زمانے کی جنگ ○ **وجہ ظفر:** کامیابی کی وجہ ○ **عرصۂ محشر:** میدان حشر

نثر: حضور ﷺ اکرم دنیا کی جنگ میں کامیابی اور سکون کا باعث ہیں۔ حشر میں ہم آپ ﷺ ہی کی سفارش سے بخشے جائیں گے۔

تشریح: حفیظ تائب بتا رہے ہیں کہ اولاد آدم کو اس دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی رسول ﷺ اکرم کا سہارا درکار ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کارزار دہر میں کامیابی آپ ﷺ ہی کی بدولت نصیب ہوتی ہے۔ مسلمان اپنی وابستگی کا مرکز آپ ﷺ کی ذات گرامی کو بنالیں تو پھر ہر میدان میں فتح قدم چومتی ہے۔ 313 نہتے مسلمان تین گنا زیادہ کفار کو شکست دیتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے ایک بڑے حصے پر اسلامی پرچم لہرا دیتے ہیں لیکن جب مسلمانوں کی محبت کے مراکز بدل جائیں، ذات رسول ﷺ سے ان کا تعلق کمزور ہو جائے تو پھر ذلت و رسوائی ان کے حصے میں آتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر عمل اور آپ ﷺ سے جذباتی تعلق وجہ ظفر بھی ہے اور وجہ سکون بھی۔ اسی طرح میدان حشر میں جب گنہ گاروں کو کوئی سہارا نہیں ملے گا تو پھر آپ ﷺ ہی

ان کی شفاعت کریں گے۔ آپ ﷺ کی شفاعت کبریٰ ان کی نجات اور مغفرت کا سبب بنے گی۔ ثابت ہو گیا کہ

ہو عرصہ حیات کہ میدان حشر ہو
انسان کو رہے گی ضرورت حضورؐ کی

شعر 6: رُونما کب ہو گا راہ زیست پر منزل کا چاند
ختم کب ہو گا اندھیروں کا سفر، خیر البشر ﷺ

مشکل الفاظ کے معانی: ○ **راہ زیست:** زندگی کا راستہ

نثر: اے بہترین انسان! زندگی کی راہ پر منزل کا چاند کب دکھائی دے گا، اندھیروں کا سفر کب ختم ہو گا۔

تشریح: نعت میں استمداد اور فریاد کے رنگ کو مسلمانوں کے سیاسی زوال کے دور میں فروغ حاصل ہوا۔ حساس نعت گو شعرا نے امت کی زبوں حالی کو دیکھا تو بارگاہ رسالت مآب میں یہ گزارش کی کہ حضور! آپؐ کے نام لیوا مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ آپؐ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ امت مسلمہ کے حالات بدل دے۔ نعت کے چھٹے شعر میں تائب بھی سفر زیست کی بے سمتی کا شکوہ کر رہے ہیں۔ وہ اندھیروں کے اس سفر کا خاتمہ چاہتے ہیں اور منزل کے چاند کو دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔ اس سے ملتا جلتا مضمون ایک شاعر نے ان الفاظ میں نظم کیا ہے۔

بس اب منزل دکھا دیجیے
مسافر تھک گیا آقا ﷺ

زندگی کے سفر نے شاعر کو تھکا دیا ہے۔ وہ مسلسل مصروف سفر ہے لیکن منزل کے آثار نظر نہیں آتے حالات کی تاریکی میں روشنی کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی۔ ایسے میں وہ اپنا یہ دکھ رسول ﷺ اللہ کی بارگاہ اقدس میں بیان کرتا ہے۔ فطرت انسانی ہے کہ ہم اپنا دکھ اسی کو بتاتے ہیں جسے اپنا سب سے بڑا ہمدرد سمجھتے ہیں اور جس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ تائب مرد مومن ہیں اور ان کی محبوب ترین ہستی رسول اکرم ﷺ ہیں۔ وہ آپ ﷺ ہی کو اپنا چارہ گر سمجھتے ہیں اس لیے تلخی حالات کی تفصیل آپؐ ہی کو بتا رہے ہیں۔

شعر 7: کب ملے گا ملت بیضا کو پھر اوج کمال
کب شب حالات کی ہو گی سحر، خیر البشر ﷺ

مشکل الفاظ کے معانی: ○ **ملت بیضا:** روشن ملت، مسلمان قوم ○ **اوج:** بلندی

نثر: امت مسلمہ کو دوبارہ عروج کب حاصل ہو گا۔ حالات کی رات کا سویرا کب ہو گا۔

تشریح: چھٹے شعر میں ذاتی کرب اور محرومی کا شکوہ کرنے کے بعد ساتویں شعر میں حفیظ تائب نے ملی آشوب، امت مسلمہ کے زوال اور بدحالی کی شکایت کی ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کر رہے ہیں کہ اے آقا! مسلمانوں کو ان کی عظمت رفتہ کب واپس ملے گی۔ ان کا زوال عروج میں کب بدلے گا۔ ان کی بدحالی خوش حالی میں کب تبدیل ہو گی۔ وہ دنیا کی امامت اور قیادت کے منصب پر بحال کب ہوں گے۔ آقا! شب حالات کے خاتمے

کے آثار نظر نہیں آتے۔ مسلمان دنیا بھر میں ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ وہ پٹ رہے ہیں۔ کشمیر اور فلسطین میں ان کا خون بہہ رہا ہے۔ افغانستان اور عراق میں ان پر ظلم ہو رہا ہے۔ کفار انہیں ستا رہے ہیں۔ ظلم کی اس تاریک رات کا سویرا کب نمودار ہوگا۔ آپ کی امت دنیا پر دوبارہ حکومت کب کرے گی۔ حفیظ کے سوال سے عیاں ہے کہ وہ مسلمانوں کو دوبارہ عروج کی منزل پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ مظفر وارثی نے اپنی ایک مشہور نعت میں اس خواہش کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔

پھر گدڑیوں کو لال دے　　جاں پتھروں میں ڈال دے
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم　　ماضی سا ہم کو حال دے
دعویٰ ہے تیری چاہ کا　　اس امت گمراہ کا
تیرے سوا کوئی نہیں　　یا رحمت اللعالمین

شعر 8:　در پہ پہنچے کس طرح وہ بے نوا' بے بال و پر
　　　　اک نظر تائب کے حال زار پر' خیر البشرﷺ

مشکل الفاظ کے معانی: ○ **بے نوا:** دنیاوی وسائل سے محروم شخص ○ **بے بال و پر:** بے یار و مددگار، ناتواں

نثر: تائب دنیاوی وسائل سے محروم اور ناتواں ہے۔ وہ آپ کے در پر کیسے پہنچے۔ حضور اس کے حال پر نظر کرم فرمایئے

تشریح: مدینہ طیبہ سے دوری' وہاں جانے کی خواہش اور حاضری کے ظاہری وسائل سے محرومی، اردو نعت کے وہ اہم موضوعات ہیں جنہیں ہر نعت گو نے اپنے انداز میں نظم کیا ہے۔ حفیظ تائب کا انداز منفرد اور دلنشین ہے۔ وہ مدینہ منورہ کے ہجر میں تڑپ رہے ہیں۔ تائب وہ گلیاں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جن میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے پھرتے رہے۔ وہ آپ کے روضے کے سامنے کھڑے ہو کر سلام پیش کرنے کے تمنائی ہیں۔ وہ سبز گنبد کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کی مفلسی اس مبارک خواہش کی تکمیل میں رکاوٹ ہے۔ وہ وسائل سے محرومی کا شکوہ کر رہے ہیں۔ وہ حضور اکرم ﷺ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ آقا! میرے پاس روپیہ پیسہ نہیں' میں بے یار و مددگار ہوں' ظاہری وسائل نہیں رکھتا۔ میری پونجی صرف آپ ﷺ کی محبت ہے۔ میرا خزانہ آپ ﷺ کا عشق ہے۔ آپ ﷺ میرے حال زار پر نظر کرم فرمایئے اور مجھے اپنے پاس بلا لیجیے۔ دوری کو حضوری میں بدل دیجیے۔ آپ ﷺ کی بارگاہ ناز سے منظوری ہو جائے تو ظاہری وسائل بھی میسر آ جائیں گے۔ زاد راہ کا بھی انتظام ہو جائے گا۔ آپ ﷺ بلانا چاہیں تو کوئی رکاوٹ نہیں رہے گی۔ حفیظ تائب کا لہجہ پر تاثیر ہے۔ عشاق مدینہ کا عقیدہ یہی ہے کہ سرکار بلانا چاہیں تو غریبوں اور کمزوروں کو بھی بلا سکتے ہیں اسی لیے ہر عاشق رسول ﷺ پاک کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ

حضور! ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لیے حاضر غلام ہو جائے